بچی کا نام نوال نور رکھنا

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3182

تاریخ اجراء: 13 ربیع الثانی 1446ھ/17 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ نوال نور نام رکھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نوال نور نام رکھنا درست ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

نوال کا معنی "عطیہ، بخشش، حصہ" وغیرہ ہے اور نور، اللہ تعالی کا نام بھی ہے۔ تو اگر نوال کی نور کی طرف اضافت مانیں تو مطلب ہو گا: "اللہ تعالی کا عطیہ"۔

اور اگر دونوں کو علیحدہ علیحدہ مستقل شمار کیا جائے تو اس میں بھی حرج نہیں، اس صورت میں نور کا معنی ہو گا: "روشنی"۔

البتہ! بہتر یہ ہے کہ بچی کا نام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، بیٹیوں، صحابیات رضی اللہ عنہن اور نیک خواتین کے نام پر رکھا جائے کہ حدیث پاک میں اچھے لوگوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، نیز امید ہے کہ اچھے نام کی برکت اور ان بزرگ ہستیوں کی برکت بھی بچی کے شامل حال ہو گی۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 35)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: "نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنٰی یہ ہیں کہ اللہ آسمان و زمین کا ہادی ہے، تو اہلِ سمٰوٰت وَارض (آسمان و زمین والے) اُس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اُس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔" (تفسیر خزائن العرفان، پارہ 18، سورۃ النور، صفحہ 658، تحت الآیۃ: 35، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

معجم متن اللغۃ میں ہے" النوال: العطاء: الصواب: النصیب" ترجمہ: نوال: عطیہ، درستی، حصہ۔(معجم متن اللغۃ، ج5، ص580، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت)

القاموس الوحید میں ہے" النوال: عطیہ، بخشش۔"(القاموس الوحید، ص1728، ادارہ اسلامیات، لاہور)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے:" تسموا بخیارکم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔(الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث2329، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:" حدیث سے ثابت کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔"(فتاوی رضویہ، ج24، ص685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔"(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net